

غور و فکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

انسانی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔ چنانچہ انسان کو ایسے تمام ذرائع کی طرف متوجہ ہونے کا حکم فرمایا گیا ہے جن کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے بارے میں آگاہی حاصل ہو، اس سلسلے میں اسے آیات آفاقی اور آیات انفسی میں غور کرنے کا بار بار حکم فرمایا گیا ہے کیونکہ مصنوع صانع پر دلالت کرتا ہے کائنات کا ہر ہر ذرہ کسی نہ کسی انداز میں وجود باری تعالیٰ کا پتہ دیتا ہے۔ چنانچہ مختلف مخلوقات کی تخلیق تغیر و تبدل اور احوال و عوارض سے شان جلّ جلالہ اور قدرت ایزدی کے مجداً مناظر سامنے آتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ السَّبِيلِ وَالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَع النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** (البقرہ/آیہ ۱۶۴) ”بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلانے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں۔“

کہیں یوں فرمایا گیا: **أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى**

السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَالْإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ
(الغاشية/ آیت ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰) ”تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو نہیں
دیکھتے کہ زمین سے کیسے اونچا کیا گیا اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے انہیں کیسے قائم کیا گیا اور
زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی۔ مخلوقات میں غور نہ کرنے والوں کو جہاں قرآن مجید
میں جھڑکی دی گئی وہاں غور کرنے والوں کی تعریف کی گئی کہ یہ قرآن ان کیلئے چراغِ راہ ہے
(الذین) يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - (آل عمران/ آیت ۱۹۱)

”جو زمین و آسمان کی خلقت میں غور کرتے ہیں۔ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
لا عبادة كالتفكير: (مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۳) ”صحیح غور و فکر جیسی کوئی عبادت نہیں“

بلکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ایسے سوالات بھی کئے ہیں جن سے پتہ
چلتا ہے کہ آپ مخلوقات میں غور و فکر کی اُمت کو دعوت دے رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَأَنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّ
ثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبُؤَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي
أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُمْ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ
النَّخْلَةُ (بخاری ۱/۱۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”درختوں میں سے ایک
درخت ہے جس کے پتے نہیں رگرتے۔ وہ مسلمان کی طرح ہے مجھے بتاؤ وہ کون سا
درخت ہے۔ لوگ جنگلوں کے درختوں میں غور کرنے لگے، میرے ذہن میں خیال آیا
کہ یہ کھجور ہے۔ میں نے شرم کی وجہ سے نہ بتایا پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ کون سا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور ہے۔“ ایسے غور و فکر سے عقلِ سلیم
والوں نے بڑے نتائج اخذ کئے۔

كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَكْدًا۔ ”تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔“ (سورۃ الکہف آیت ۱۰۹)

یہ پڑھنے کے بعد تم اپنے دل میں ایک وقت معین کرو جس میں تم اٹھنا چاہتے ہو اسی میں آپ اٹھ جائیں گے۔ وہ شخص کہتے ہیں میں نے ایسے ہی کیا تو میں معین وقت میں اٹھ بیٹھا۔

امام ثعلبی نے کہا ہے ”جس شخص کو داڑھ میں درد ہو اس کیلئے کاغذ پر یہ آیت کریمہ لکھی جائے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“

”ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے عنقریب جان جاؤ گے“ (سورۃ الانعام آیت ۶۷)

وہ کاغذ اس کی داڑھ کے اوپر رکھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ درد درست ہو جائے گا۔ حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غمگین کیوں ہو۔ انہوں نے کہا بیٹا بیمار ہے اور اس کی حالت بہت بگڑ چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے آیات شفا کیوں نہیں پڑھیں۔

امام قشیری کہتے ہیں میں نے تین مرتبہ آیات شفا پڑھیں تو بیٹا تندرست ہو گیا۔ آیات یہ ہیں:

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲)

”اور اللہ ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا۔“

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (سورۃ یونس، آیت ۵۷)

”اور (قرآن) دلوں کی صحت ہے“

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورة النحل، آیت ۶۹)
 ”(شہد) جس میں لوگوں کیلئے تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کیلئے۔“

وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (سورة الاسراء، آیت ۸۲)
 ”اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفاء اور مومنین کیلئے رحمت ہے
 وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (سورة الشعراء، آیت ۸۰)
 ”اور جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے۔“
 قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّنَّا وَهُدًى وَشِفَاءٌ (سورة فصلت، آیت ۴۴)
 ”فرمادیتے ایمان والوں کیلئے ہدایت اور شفاء ہے۔“

امام غزالی کہتے ہیں ”اصفہان میں ایک شخص کو پیشاب کی تکلیف ہوگئی اس نے ایک کاغذ پر لکھا
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًا۔“
 (سورة الواقعة، آیت ۶، ۵)

”اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چوراہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں
 غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے۔“

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً (سورة الحاقة، آیت ۱۴)
 ”اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کر دیئے جائیں گے۔“
 دَكَا دَكَا (سورة الفجر، آیت ۲۱)

”پاش پاش کرنا“

اس شخص نے کاغذ پر یہ آیات لکھ کر ورق پر پانی ڈال کر ان آیات کو دھو کر پی
 لیا۔ پتھری نکل گئی اور پیشاب کی تکلیف دور ہوگئی۔

حضرت میمونہ بنت شاتولہ بغدادیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک دیوار گرنے والی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کاغذ اور دوات منگوائی کاغذ پر کچھ لکھا اور اسے لپیٹ کر کہا ”اسے دیوار کے فلاں سوراخ میں رکھ دو“۔ بیس سال تک وہ کاغذیوں ہی اس سوراخ میں پڑا رہا جب والدہ محترمہ کا وصال ہوا تو مجھے وہ کاغذ یاد آیا میں نے کہا دیکھو تو سہی اس میں لکھا کیا ہے جب میں نے وہ کاغذ پکڑا تو دیوار گر پڑی۔ اس کاغذ کے پرزے پر لکھا تھا:

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا (سورۃ فاطر، آیت ۴۱)
 ”بے شک اللہ تعالیٰ رو کے ہوئے ہے زمین و آسمان کو کہ جنبش نہ کریں۔“

اس کے بعد یہ جملہ لکھا تھا:

يَا مُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ امسكه

”اے زمین و آسمان کو روکنے والے اس دیوار کو روک رکھ۔“

امام بدرالدین زرکشی کہتے ہیں ”قرآن مجید سے ایسا انتفاع تب ہو سکتا ہے کہ بندہ اپنے قلب اور نیت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کر دے۔ قرآن مجید میں تدبر کرے اسی سے اپنے دل کو آباد رکھے، اعضاء کو اس پر عمل کرنے میں لگا دے اور اسے اپنا روز و شب کا مولیٰ بنالے۔“

=====